السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:وہ بچہ جس کے ماں باپ کافر ہوں اور وہ بالغ اور شریعت کا مکلف ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو کیا وہ عند اللہ مسلمان ہے یا نہیں ؟ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

(کل مولود یولد علی الفطرۃ) (صحیح البخاري' الجنائز' باب ما قیل فی اولاد المشرکین' ح :1385)

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔''

!اور اگر وہ بچہ مسلمان ہے تو کیا مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ اسے غسل دیں اور اس کا جنازہ پڑھیں ؟ راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو اجر سے نوازے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

جب کافر ماں باپ کا نابالغ بچہ فوت ہو جائے تو دنیا کے احکام کے اعتبار سے وہ اپنے والدین کے تابع ہے کہ اسے غسل دیا جائے گا نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے گا اور آخرت میں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

(اللہ اعلم بما کانوا عاملین) (صحیح البخاري' القدر' باب اللہ اعلم بما کانوا عاملین' ح: 6597' 6598 وصحیح مسلم' القدر' باب معنیٰ کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ' ح: 2659' 2660)

''اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے؟''

بعض اہل علم کا قول ہے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم قیامت کے دن ظاہر ہوگا اور ان کا بھی اہل فترت کی طرح امتحان ہوگا اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کی تو جنت میں داخل ہوں گے اور اگر نافرمانی کی تو جہنم رسید ہوں گے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہیں کہ اہل فترت کا قیامت کے دن امتحان ہوگا۔ اہل فترت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت نہیں پہنچی ہوگی۔ اسی طرح جو لوگ ان کے حکم میں ہوں گے مثلا مشرکوں کے بچے، (ان کا بھی امتحان ہوگا) کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَما كُنّا مُعَذِّبينَ حَتّىٰ نَبعَثَ رَسولًا ﴿١٥﴾... سورة الاسراء﴾

''اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیجیں ہم عذاب نہیں دیا کرتے۔''

اہل فترت کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح قول یہی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، آپ کے شاگرد رشید علامہ ابن القیم اور سلف وخلف کی ایک جماعت رحمۃ اللہ علیہم نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 102

محدث فتویٰ